رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۱

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہار شنبہ

۲۶ رجب ۱۳۶۸ھ — فی پرچہ ۱/

جلد ۳	۲۵ ہجرت ۱۳۲۸ ہش	۲۵ مئی ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۱۹

جنوبی وزیرستان کے قبائل حفاظت پاکستان کیلئے جانیں لڑا دینگے

آزادی اور سکھ کا سانس میسر آنے پر شکر ایزدی

پشاور ۲۴ مئی - جنوبی وزیرستان کے سرکردہ ملکوں کا جو خیر سگالی کا وفد خیبر ایجنسی میں آیا ہوا تھا - اس نے وزیروں اور خیبر کے قبائلی اکابر کے ایک مشترکہ اجتماع میں پاکستان کی ہر حال میں خدمت اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کا حلف اٹھایا - اور کہا کہ جنوبی وزیرستان کے قبائل تحفظ پاکستان کے لئے اپنی جانیں لڑا دیں گے - یاد رہے کہ کچھ دن ہوئے کرم ایجنسی کے ملکوں کا ایک وفد بھی وزیرستان میں خیر سگالی کے مشن پر گیا تھا ان کے پاکستان سے محبت کے جذبات کل قارئین الفضل تک پہنچ چکے ہیں -

درہ خیبر کی پرلی چوکی کے قریب لنڈی کوتل کے پاس ان سرداروں نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جس کی رحمت سے انہیں آزادی اور فارغ البالی کا سانس لینا نصیب ہوا - اجلاس میں بار بار قائد اعظم زندہ باد اور پاکستان زندہ باد کے نعرے لگائے گئے - اور پاکستان کے خلاف افغانستانی پروپیگنڈے کی مذمت کی گئی - درہ خیبر اور جنوبی وزیرستان کے قبائلیوں نے اس بات پر بھی پریشانی کا اظہار کیا کہ ہندوستان استصواب کشمیر کے اہم مسئلے کو ٹالنے کی کوشش کر رہا ہے - اور اس طرح وہ کشمیریوں کو اپنے فطری حق سے محروم کرنا چاہتا ہے - انہوں نے کہا ہم تمام صورت حالات کا بڑی عمیق نظر سے مطالعہ کر رہے ہیں

جنوبی وزیرستان کے ان دس قبائلی سرداروں کا جمرود کے پاس شایان شان استقبال کیا گیا - انہیں علی مسجد دکھا کر اسکی تاریخی اہمیت بتائی گئی اور وہ جگہ دکھائی گئی - جہاں پنڈت نہرو کے خلاف مظاہرہ کیا گیا تھا - اس کے بعد یہ وفد خیبر ایجنسی کی آخری چوکی تورخم بھی پہنچایا گیا - اس کے بعد دونوں ایجنسیوں کے قبائلی سردار لنڈی کوتل آ گئے - جہاں اس قسم کے خیر سگالی کے پیشتر وفدوں کے آتے جاتے رہنے کی تجویز پاس ہوئی -

ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا

لاہور ۲۴ مئی مرکزی صوبائی مسلم لیگ کا ایک نشریہ مظہر ہے کہ صوبائی لیگ کی مجلس عاملہ کے جس اجلاس میں غیر پاکستانی گورنر کو واپس بلانیکا ریزولیوشن پاس کیا گیا ہے اسمیں کسی قسم کا کوئی اختلاف رائے نہیں ہوا - بلکہ وہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا ہے - شیخ صادق حسن محض ضعف قلب کی وجہ سے باہر چلے گئے تھے -

کشمیر میں پاکستان دوستوں کی پکڑ دھکڑ

کراچی ۲۴ مئی - کشمیر کمیشن کے دو ذی رکن مسٹر میکاٹی اور مسٹر کالین آج پھر وزیر اعظم پاکستان سے غیر رسمی ملاقات کریں گے اس ملاقات میں پاکستان وزیر متفرقات مسٹر مشتاق احمد گورمانی بھی شامل ہوں گے - سرینگر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلتا ہے کہ عبداللہ حکومت نے پاکستان سے ہمدردی رکھنے والے لوگوں کی پکڑ دھکڑ شروع کر رکھی ہے - کمیشن کے ارکان پہنچنے سے پہلے ہفتے میں تین سو سے زائد - بڑے بڑے افسر اعلیٰ بیوپاری اور سیاسی کارکن گرفتار کئے گئے - مسلم کانفرنس بورڈ کے تمام ارکان کو بلا استثنا گرفتار کر کے انہیں کسی نامعلوم مقام پر پہنچا دیا گیا ہے - ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ وہاں ان پاکستان سے ہمدردی رکھنے والے افراد سے نہایت ذلت آمیز سلوک کیا جا رہا ہے -

لائلپور کے تعلیمی اداروں کو حکومت کی تحویل میں دینے کا فیصلہ

لاہور ۲۴ مئی - معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے - کہ لائلپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے ایک نہایت ہی اہم قرارداد کے ذریعہ حکومت مغربی پنجاب سے درخواست کی ہے کہ وہ ضلع کے جملہ تعلیمی اداروں کا انتظام بہ تمام و کمال اپنے ہاتھ میں لے لے - یہ بات قابل ذکر ہے کہ جملہ اخراجات کا چالیس فی صدی حصہ بورڈ بدستور برداشت کرے گا - یاد رہے گزشتہ دنوں محکمہ تعلیمات عامہ کے ڈائریکٹر پروفیسر بشیر احمد ہاشمی نے ایک پریس کانفرنس میں حکومتی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا تھا کہ حکومت ایک خاص قانون کے ذریعہ ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تمام سکولوں کو اپنی تحویل میں لے لینے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلے میں لائلپور ڈسٹرکٹ بورڈ نے از خود پہل کر کے دیگر ڈسٹرکٹ بورڈوں کے لئے ایک مثال قائم کر دکھائی ہے - اعلیٰ تعلیمی حلقوں میں لائلپور ڈسٹرکٹ بورڈ کے اس فیصلے کا بہت خیر مقدم کیا جا رہا ہے -

(سٹاف رپورٹر)

دوست خصوصیت سے دعا فرمائیں

محترم نواب محمد عبداللہ خاں صاحب کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

اخویم میاں عبداللہ خاں صاحب کو بیمار ہوئے قریباً ساڑھے تین ماہ ہو گئے ہیں گو خدا کے فضل سے درمیان میں نسبتاً افاقہ ہو گیا تھا اور عام حالت کافی اچھی ہو گئی تھی - لیکن تین دن سے کچھ تکلیف زیادہ ہو گئی بخار بڑھ گیا ہے اور درد جو دردیں عموماً دل کی وجہ سے ہوا کرتی ہیں - وہ زیادہ ہو گئی ہیں اور اسکے ساتھ دائیں پھیپھڑے پر بھی کچھ اثر معلوم ہوتا ہے اور کمزوری بڑھ گئی ہے پس دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اخویم میاں عبداللہ خاں صاحب کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں -

سر فرانسس موڈی کو واپس نہیں بلایا جائیگا

کراچی ۲۴ مئی - پاکستان کے وزیر اعظم آنریبل ڈاکٹر لیاقت علیخان نے مغربی پنجاب مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی اس قرارداد پر جس میں اس نے مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لینسی سر فرانسس موڈی کی پاکستانی گورنر سے تبدیلی کا مطالبہ کیا ہے اظہار تاسف کرتے ہوئے کہا - صوبائی لیگ کی شکایات میں ہرگز کوئی وزن نہیں - آپ نے کہا سر فرانسس موڈی کو حضرت قائد اعظم نے مقرر کیا تھا اور مجھے امید ہے کہ مغربی پنجاب کے گورنر کسی قرارداد اور ہدایت کے بغیر اپنا کام چلاتے رہیں گے آپ نے یہ بھی فرمایا کہ حکومت پاکستان اور مغربی پنجاب کے گورنر یہ چاہتے ہیں کہ مغربی پنجاب میں عام انتخابات بہت جلد کرا دیئے جائیں -

پاکستان پر حملہ کرنیکا خواب

ڈیرہ دون - ۲۴ مئی - ہندوستان کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہندوستان دنوں اپنے دفاع پر ایک ارب اٹھ کروڑ روپیہ خرچ کر رہا ہے - حالانکہ غیر تقسیم شدہ ہندوستان کے دفاع پر صرف ایک ارب روپیہ خرچ ہوتا تھا - پاکستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہندوستان پاکستان پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا - لیکن اگر پاکستان نے اپنی موجودہ چالوں کو نہ چھوڑا تو وہ اپنے دفاع کے لئے سب کچھ کرے گا -

لیک سیکس ۲۴ مئی - آج رات سلامتی کونسل کا اجلاس پھر ہو گا - اس اجلاس میں پاکستان کے

کاشتکاروں کو حقوق ملکیت

مشرقی بنگال میں قانون

کراچی ۲۴ مئی - مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر مولانا محمد اکرم خاں نے ایک بیان میں بتایا کہ آئندہ جولائی میں مشرقی بنگال کی حکومت صوبے میں موجودہ زمینداری سسٹم کو اڑانے کا قانون نافذ کر رہی ہے - اس قانون کی رو سے کاشتکاروں کو اراضی پر حقوق ملکیت مل جائینگے دول مشترکہ سے پاکستان کے الحاق کے سوال پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا قرارداد مقاصد کے بعد اب ہم صرف اللہ کے ہو گئے ہیں - ہمیں اس سے ڈرنا چاہیئے اور کسی اور بادشاہ کی سیادت قبول نہیں کرنی چاہیئے

آپ نے بتایا کہ صوبائی مسلم لیگ پچاس ہزار نئے ممبر بھرتی کرنے کی مہم جاری کر رہی ہے - کیونکہ بعض لوگوں نے لیگ کے اندر رہ کر انتشار پھیلانے کی پالیسی اختیار کر لی ہے -

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر مسعود احمد نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ میں چھپوا کر نسبت روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایڈریس

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایڈریس تا اطلاع ثانی مندرجہ ذیل ہوگا۔

"حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ناصر آباد اسٹیٹ۔ ڈاکخانہ کنجیجی ضلع تھرپارکر سندھ"

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی آمد میں کمی

احباب جماعت سے عموماً اور عہدیداران مقامی سے خصوصاً گذارش ہے کہ وہ اپنے ذمہ چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خاص اور فوری توجہ فرمائیں۔ گذشتہ ہفتہ دو تین دن ایسے آئے کہ آمد بالکل ہوائے نام رہی۔ ایک دن چندہ عام اور حصہ آمد کی کل آمد دو روپے آٹھ آنہ ہوئی۔ جو روزانہ کم از کم اڑھائی ہزار ہونا ضروری ہے۔ اس بارہ میں علیحدہ چٹھی بھی بھجوائی جا رہی ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

رمضان المبارک قریب آرہا ہے۔ حفاظ کرام نام پیش فرمائیں

احباب کو علم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک کے ایام قریب آرہے ہیں۔ اس موقعہ پر ہمیشہ مرکز کی طرف سے حفاظ کو بیرونی جماعتوں میں نماز تراویح کی غرض سے بھجوایا جاتا ہے۔
پس حفاظ کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ براہ کرم اپنے اپنے اسماء سے ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ انہیں مناسب جماعتوں میں بھجوایا جا سکے۔ ناظر تعلیم و تربیت

الٰہی جیتے جی ہم قادیاں دارالاماں دیکھیں

بہار آتی ہے کیونکر پیش آئے باغباں دیکھیں
تقاضا کچھ بھی ہو حالات کا۔ ہر دم دعا یہ ہے
دعاءِ ربِّ اَدْخِلْنِی قبولیت اگر پائے
وفاداری بشرطِ استواری اصل ایماں ہے

چمن میں رہنے دیگا بھی ہمارا آشیاں دیکھیں
الٰہی جیتے جی ہم قادیاں دارالاماں دیکھیں
عجب کیا ہے جو اپنے دلربا کا آستاں دیکھیں
نہ لغزش کھانے پائیں پائے استقلال ہاں دیکھیں

ہمیں گاڑھے کے کپڑے اطلس و کمخواب ہیں اکمل
کسی کے کس لئے ہم حُلّہ ہائے پرنیاں دیکھیں

مادرِ علم اولڈ گرلز ایسوسی ایشن کا قیام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نصرت گرلز ہائی سکول جامعہ نصرت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نئے مرکز پاکستان میں جاری ہو گئے ہیں۔ پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک تمام کلاسز کھل گئی ہیں اور پڑھائی کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور ساتھ ہی باہر سے آنے والی لڑکیوں کے رہنے کا بھی انتظام ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش و شفقت ربوہ میں اپنا رہائشی مکان جہاں کہ حضور جلسہ میں فروکش ہوئے تھے۔ سکول کے لئے مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے ہمراہ لڑکیوں کی کھیلوں اور ورزشوں کے لئے ایک وسیع پردہ دار احاطہ ہے۔ اور حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس احاطہ کے ساتھ ہی معلمات کے لئے سادہ رہائشی کوارٹر تعمیر کئے جائیں۔

طالبات کی تعداد بفضلہ تعالیٰ روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ تجویز ہے کہ مادرِ تعلیم کی ترقی اور اس کے ساتھ اس کی قدیم طالبات کے رابطہ کو مضبوط اور مستحکم کرنے کے لئے نصرت گرلز سکول اولڈ گرلز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ امید ہے کہ جن طالبات نے بھی اس مرکزی تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کی ہے ان کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی۔ اور وہ جلد تر خاکسار کو اپنے اور اپنی سہیلیوں کے پتوں سے جنہوں نے اس ادارہ میں تعلیم حاصل کی ہے اطلاع دیں گی۔ تاکہ باقاعدہ طور پر مجلس کی تشکیل عمل میں لائی جا سکے اور عہدہ داروں کا انتخاب کیا جا سکے۔

(امۃ الرحمٰن عمر نصرت گرلز سکول ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ)

اقوال و افکار

"میں پاکستان کے نمائندہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کو ایک زبردست مدبر سمجھتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں اپنے منصب جلیلہ کے ذریعہ دنیا میں قیام امن کے لئے قابل قدر کوششیں کی ہیں۔ موصوف ہمیشہ منصفانہ بات کہتے ہیں اور دوسرے کے نقطہ نگاہ کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں"

(مسٹر وارن آسٹن نمائندہ امریکہ۔ ۲ مئی کو مجلس اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں تقریر)

"پاکستان کے باشندوں نے ایک زبردست کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور وہ کام یہ ہے کہ ایسا معاشرہ قائم کیا جائے جو عدل عمرانی اور انسانی اخوت کے اسلامی اصولوں پر مبنی ہو۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کام ناممکن ہے وہ کہتے ہیں کہ جو مملکت اسلامی اصولوں پر مبنی ہوگی وہ ترقی پسند نہیں ہوگی۔ لیکن یہ لوگ اسلام کے بنیادی اصولوں اور اس جوش عمل سے بالکل ناواقف ہیں جس کی بدولت مسلمان ایک زمانے میں ساری دنیا پر چھا گئے تھے"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں۔ ۱۱ مئی کو قاہرہ سے نشری تقریر)

"مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی اقدار کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ پاکستان بنی نوع انسان اور اسلام کی خدمت کا آرزومند ہے۔ اس نے مساوات۔ عدل عمرانی اور اخوت کے بلند ترین اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے اور ایک ایسی مملکت بنانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ جس کا ضابطہ حیات اسلامی ہوگا"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں۔ ۱۰ مئی کو قاہرہ میں پریس کانفرنس)

"ہم نظریات کے قائل نہیں ہیں۔ البتہ ہم ہر پاکستانی کو غذا، کپڑا، مکان۔ تعلیم اور طبی امداد مہیا کرنے کے لئے عملی اقدام کرنے کا عزم کر چکے ہیں"

(وزیر اعظم پاکستان آنریبل مسٹر لیاقت علی خاں۔ ۱۱ مئی کو قاہرہ سے نشری تقریر)

"قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ قوم کے نوجوانوں کے جسم و دماغ کو ہم آہنگ ترقی حاصل ہو تربیت جسمانی ایک عمدہ تعلیمی نظام کا جزو لاینفک ہے۔ چونکہ باضابطہ تعلیم کا مقصد دماغ اور جسم کی تربیت ہے اس لئے اگر ان میں سے کسی ایک کی طرف مناسب توجہ نہ کی جائے تو تعلیم نامکمل اور ناقص رہ جائیگی"

(وزیر تعلیم آنریبل مسٹر فضل الرحمٰن۔ ۳ مئی کو فزیکل کلچر کانفرنس میں تقریر)

"پاکستان میں اشتراکیت پنپ نہیں سکتی۔ کیونکہ اول مسلمان عام طور پر مذہب کے پابند ہیں اور اشتراکیت کو جو خدا کی منکر ہے پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ دوم پاکستان صنعتی ملک نہیں ہے۔ اور نہ یہاں مزدوروں کے طبقات ہیں جن میں اشتراکیت عام طور پر فروغ پاتی ہے"

(صدر مجلس دستور ساز پاکستان آنریبل مسٹر تمیز الدین خاں۔ ۲ مئی کو کناڈا کی کلب کے سپاسنامہ کا جواب)

"ہماری آبادی جلد جلد بڑھ رہی ہے۔ صرف مشرقی بنگال میں سات لاکھ سالانہ کی رفتار سے آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ غذائی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے"

(وزیر غذا، زراعت و صحت آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ۔ ۱۲ مئی کو غذا اور زراعت کی کمیٹی میں افتتاحی تقریر)

"زراعت ہماری سب سے بڑی صنعت ہے۔ اور ہمارے اقتصادی نظام میں کافی عرصہ تک اسے ممتاز حیثیت حاصل رہے گی۔ اور زراعتی ترقی جن چیزوں پر منحصر ہے ان میں ایک زراعتی تحقیقات بھی ہے"

(وزیر غذا، زراعت و صحت آنریبل مسٹر عبد الستار پیرزادہ ” ” ” ”)

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

مطابق تلوار سے اس پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن یہاں تو ساری داستان ہی الٹی ہے۔ فرعون کو اور اس کی فوجوں کو اللہ تعالیٰ نیل میں غرق بھی کر دیتا ہے۔ مگر موسیٰ علیہ السلام پلٹ کر اس کے تخت و تاج پر قبضہ نہیں کرتے بلکہ موعودہ زمین کی طرف کوچ جاری رکھتے ہیں۔ معلوم نہیں نظام باطل کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے کا ایسا زرّیں موقع کیوں کھو دیا گیا اور مصر میں اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ کا جبری اصول کیوں نہ برتا گیا؟ اگر قرارداد مقاصد پاس کر کے ایسا ہو جاتا تو کیا حرج تھا؟

روزنامہ ـــــ "الفضل" ـــــ لاہور

۲۵ مئی ۱۹۴۹ء

سرسید احمد خان پر اعتراض

مودودی صاحب جیسا کہ ہم پہلے کئی بار عرض کر چکے ہیں۔ چونکہ سیاست کے چور دروازہ سے اسلام میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے ان الحکم الا للہ کے وسیع اسلامی نظریہ کو خاص حدود میں مقید کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ قرآن مجید کے بعض ٹکڑوں کو اپنے ماحول سے جدا کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ اسلامی نظام غیر مسلم اقوام پر بزور شمشیر بالجبر ٹھونسنا انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہے۔ حالانکہ قرآن مجید چپہ چپہ پر اس لادینی نظریہ کو دھکے دیتا ہے۔ لیکن آپ اور آپ کے خیالات سے متاثر لوگ ہر طریقہ سے اسکو آگے دھکیلے چلے جاتے ہیں۔ اور طنز تمسخر اور استہزا جیسے غیر اسلامی اور سراسر کافرانہ پیرایہ کلام سے بھی پرہیز نہیں کرتے۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ اور نہیں تو مدیر کوثر و تسنیم جن کے ہاتھ میں نہر سے دو دو اخباروں کی ادارت کا قلم ہے۔ ہمارے اعتراضات کا جواب قرآن کریم سے یا کم از کم احادیث نبوی سے دیتے مگر نہیں آپ سمجھتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق چند استہزائی فقرہ طرازیاں اور فرسودہ بیانیاں آپ کی اس کمزوری کا پردہ فاش نہیں ہونے دیں گی۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بے سمجھ عوام سے تو شائد آپ کو داد مل سکتی ہے۔ لیکن سمجھدار اور تحقیق کرنے والے افراد پر اس کا ضرور الٹا اثر ہوتا ہے۔ اور بجائے احمدیت کو نقصان پہنچانے کے آپ بھی "زمیندار" اور "آزاد" کی طرح اس کی تبلیغ فرماتے ہیں۔ اس لئے ویسے تو ہمیں اس کا کوئی گلہ نہیں ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ان دلائل لاطائل کو سننے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ جو صرف "جماعت اسلامی" والوں کو ہی معلوم ہیں۔ اور جن کو وہ خفیہ رکھنا چاہتے ہیں۔

ہم تو خیر ایسی باتیں سننے کے پرانے عادی ہیں۔ ہمیں سخت حیرت ہوئی۔ جب ہم نے "کوثر" میں دیکھا کہ مدیر کوثر نے اپنے ایک اداریہ میں اپنے اس مزعومہ نظریہ جس کو نہ آپ نہ مودودی صاحب۔ اور نہ کوئی اور "اسلامی جماعت" کا رکن قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ثابت کر سکتا ہے۔ سر سید مرحوم کے کام پر بھی پانی پھیر دیا ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ہمیں اعتقاداً سر سید مرحوم سے سخت اختلافات ہیں۔ لیکن ہم آپ کی خوبیوں کو کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اگرچہ آپ نے غیر دینی مغربی فلسفی و سائنسی نظریات کے زیر اثر جو انیسویں صدی میں رائج تھے۔ اسلام کی توضیح کرنے میں بڑی بڑی غلطیاں کھائی ہیں۔ اور گو اس کے باوجود ہم ان توضیحات کو بالکل ناکارہ بھی نہیں سمجھتے۔ لیکن ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ سر سید مرحوم ان چند قابل قدر ہستیوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ایک خطرناک انقلابی لمحہ میں مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کی۔ اور ان کو صفحۂ ہستی سے بالکل مٹ جانے سے بچا لیا۔

مدیر کوثر کو سر سید مرحوم پر یہ اعتراض ہے کہ آپ نے ملکہ وکٹوریہ سے اس اعلان کا کہ جس میں ہر مذہب کو آزادی ہوگی خیر مقدم کیوں کیا۔ اور حکومت سے تعاون کیوں کیا اس کا جواب۔ آپ کو اس عہد کی تاریخ سے مل سکتا ہے۔ مگر ہم مدیر محترم سے پوچھتے ہیں۔ کہ ان کا رویہ حضرت سید احمد علیہ الرحمۃ بریلوی کے متعلق کیا ہے۔ کیا وہ بھی سر سید مرحوم اور دیگر مسلمانوں کی طرح کم نظر اور بے بصیرت تھے۔ انہوں نے کیوں انگریزوں سے جہاد نہ کیا۔ بلکہ ہزاروں میل کا سفر کر کے سرحدی علاقہ میں پہنچے۔ اور وہاں سے جا کر سکھوں کے ساتھ جہاد کیا۔ اور اسی کشمکش میں شہید ہو گئے۔ آپ تنہا نہیں تھے بلکہ آپ کے ساتھ علمائے حق کی ایک جید جماعت تھی۔ جن میں شاہ اسمٰعیل علیہ الرحمۃ اور مولوی قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ جیسی ہستیاں بھی شامل تھیں۔ سید احمد علیہ الرحمۃ نے تو سر سید مرحوم اور ملکہ وکٹوریہ کے اعلان آزادی مذاہب سے بھی بہت پہلے صاف صاف لفظوں میں انگریزوں کے خلاف نہ لڑنے کا فتوےٰ دیا تھا۔ اور نہ صرف زبانی فتوےٰ ہی دیا۔ بلکہ عمل بھی کر کے دکھایا۔

شعر بازی انشاء پردازی اور مسخرہ نویسی الگ بات ہے۔ یہ سنجیدگی اور متانت سے سوچنے والی باتیں ہیں۔ اقبال کا ایک شعر پڑھ دینے۔ یا چند فقرے جڑ دینے سے تو یہ مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ سوال یہ ہے کہ ان مسلمانوں کے لئے اسلام میں کیا حکم ہے۔ جو باطل نظاموں کی رعایا ہیں۔ آپ اپنے من گھڑت نظریات کو چند لمحوں کے لئے ذہن سے الگ کر کے قرآن کریم اور احادیث نبوی کی روشنی میں اس سوال پر غور فرمائیں۔ سر سید احمد خان مرحوم نے کیا کہا یا سید احمد علیہ الرحمۃ بریلوی نے کیا کیا۔ اسکو نظر انداز کر دیجئے صرف یہ سوچیئے کہ ایسے حالات میں جیسا کہ انگریزوں کے عہد میں مسلمانوں کے ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کو کیا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیئے تھا۔ دوسرے لفظوں میں انبیاء علیہم السلام کا اسوۂ حسنہ کیا ہے۔ کیا آپ قرآن کریم میں سے ایک نبی کی مثال بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جس نے ایسے حالات میں اسکے سوا کوئی اور لائحہ عمل اختیار کیا ہو۔ جو سر سید مرحوم۔ سید احمد علیہ الرحمۃ۔ اور مسیح موعود علیہ السلام نے اختیار کیا۔ ایک مثال پیش کیجئے۔ اگرچہ ہمیں یقین ہے کہ تقریباً تمام انبیاء علیہم السلام کو ایسے حالات پیش آتے رہے ہیں۔ اور ان سب نے تقریباً وہی لائحہ عمل اختیار کیا ہے۔ جو اوپر کے بزرگوں نے انگریزی عہد میں کیا۔ ہم خاص طور پر حضرت یوسف علیہ السلام کی مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ نے فرعون مصر کی وزارت مال خود خواہش کر کے حاصل کی تھی۔ اس کے ساتھ تعاون کیا۔ مفاہمت کی۔ اور اسکے قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ کیا آپ اس بات کو نہیں مانتے؟ آپ نہیں مانتے! آپ کہتے ہیں کہ اس کے باوجود یوسف علیہ السلام نے جیل میں بھی ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کی تھی۔ بیشک یہ درست ہے۔ لیکن اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ باطل نظام سے تعاون کرتے بھی تم ان الحکم الا للہ کی تبلیغ کر سکتے ہو۔ اور یہ دلیل آپ کے من گھڑت نظریہ کی۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی بالجبر نظام حق قائم کرنا ہے کھلی تردید ہے۔ اور اسکو باطل ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ان الحکم الا للہ کے معنے اتنے محدود نہیں جتنے آپ نے [illegible] سے ان کو بنا دیا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور آپ کے رفقائے کرام نے باوجودیکہ انگریزوں سے تعاون کیا۔ پھر بھی وہ ان الحکم الا للہ ہی کی تبلیغ کرتے تھے۔

اگرچہ ہم سر سید مرحوم سے اس بارے میں بھی سخت اختلاف رکھتے ہیں۔ لیکن کم از کم یہ آپ ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ وہ ان الحکم الا للہ کی تبلیغ نہیں کرتے تھے۔

اگرچہ ان دونوں بزرگوں کی برطانیہ کے بادشاہ یا ملکہ کو براہ راست ایسی تبلیغ کا ہمیں علم نہیں ہے۔ لیکن مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس امر سے انکار کرنا پرلے درجہ کی بے حسی اور ہٹ دھرمی پر محمول کیا جائے گا۔ کیونکہ اتنا تو آپ کے اشد ترین دشمن بھی جانتے ہیں۔ کہ آپ نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کی دعوت دی۔ اور جو مکتوب اسکے نام بھیجا۔ اس میں صاف لکھا۔ کہ تو مردے کو خدا سمجھ کر پوجتی ہے۔ اور مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ آسمان سے نازل نہیں ہوں گے۔ خواہ قیامت تک اس کا انتظار کرتی رہے۔ کیا یہ ان الحکم الا للہ کی تبلیغ نہیں؟

"مدیر کوثر" کے نزدیک وفات مسیح کا مسئلہ کچھ بھی نہیں۔ بلکہ تمسخر اڑانے کے قابل ہے۔ کیونکہ ؎

ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے

اس سے مسلمانوں کو کیا تعلق ہے یہ بھی مان لیا جائے۔ تو فرمایئے کہ یہ ملکہ وکٹوریہ کے نزدیک کیا تھا؟ ذرا غور فرمایئے ملکہ وکٹوریہ کوئی نئے زمانہ کی آزاد منش لڑکی نہیں تھی۔ وہ عیسائیت پر جان چھڑکتی تھی۔ پھر وہ انگلستان کی ملکہ تھی۔ جس عہدہ کا خطاب عیسائیت سے بھی بڑا تعلق رکھتا ہے۔ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا بلکہ خود خدا مانتی تھی۔ پھر مسیح موعود علیہ السلام نے تو انگریزوں کو بھی دجال اور یاجوج ماجوج تک کہہ دیا۔ اور تحدی سے کہا لومۃ لائم سے بے پروا ہو کر کہا۔ اور ویسے مدیر کوثر کا تو کیا ہے۔ وہ تو ان الحکم الا للہ کی من گھڑت توضیح کے مطابق اللہ تعالےٰ پر بھی اعتراض کر سکتے ہیں۔ کہ اس نے فرعون کے گھر میں حضرت موسےٰ علیہ السلام کو "خود پروردہ" کیوں کیا۔ نظام باطل کے اس عظیم ستون کی روٹیاں ان کے معدے میں کیوں داخل ہونے دیں۔ ذرا خیال نہ آیا۔ کہ ان الحکم الا للہ کا اعتراض پڑے گا۔ پھر اللہ تعالےٰ نے نعوذ باللہ من ذالک یہ کتنا غضب کیا۔ کہ جب موسےٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون کو فرعون کو دعوت دینے کے لئے بھیجا۔ تو یہ بھی فرمایا کہ

فقولا له قولا لينا

حالانکہ ان کو مودودی صاحب کی توضیح کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ کالم ۳ و ۴ کے نیچے)

آسمانی مصلح کی ضرورت

از مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ واوحینا الی ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسٰی وایوب ویونس وھارون وسلیمان واتینا داؤد زبورا۔ ورسلا قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلا لم نقصصھم علیک وکلم اللہ موسٰی تکلیما۔ رسلا مبشرین ومنذرین لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد الرسل وکان اللہ عزیزا حکیما۔ (سورۃ نساء ع ۲۳)

ایک اصولی بات

سب سے پہلے میں ایک اصولی بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس قسم کا دل ودماغ عطا فرمایا ہے کہ ہر ایسی چیز اور ہر ایسی بات جس کا کسی نہ کسی رنگ میں انسانی جسم سے تعلق ہوتا ہے۔ اسکے اثر کو یہ اسی وقت تک قائم رکھ سکتا ہے جب تک اس کا تعلق جسم انسانی سے متعلقہ اعضاء سے قائم ہے۔ اور جونہی کہ کسی چیز کا تعلق منقطع ہو جائے۔ اس کے بعد کا آنے والا ہر لمحہ ہر گھڑی۔ ہر دن ہر ہفتہ اور ہر سال۔ اور ہر صدی اسکے اثر کو کم کرتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا اثر بالکل مٹ جاتا ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس چیز سے نا آشنائی ہی پیدا ہو جائے۔ مثلاً کیسا ہی لذیذ سے لذیذ کھانا ہو۔ کیسا ہی شیریں سے شیریں شربت ہو۔ ان کا جو اثر دل و دماغ پر استعمال کے وقت ہوتا ہے۔ اس اثر کو بعد کی آنے والی گھڑیاں قائم نہیں رکھ سکتیں۔ اسی طرح غمناک سے غمناک واقعہ۔ المناک سے المناک حادثہ کے اثر کو بھی دل ودماغ کبھی یکساں قائم نہیں رکھ سکتے۔ اس کے برعکس خواہ کتنی ہی خوشکن اور فرحت افزا واقعات سے انسانی جسم ہمکنار ہو۔ مگر بعد کی آنے والی گھڑیاں اسکو بھی ایک حالت پر قائم نہ رہنے دیں گی۔ بلکہ ہر خوشی اور غمی کے اثرات آہستہ آہستہ ذہن سے اترتے جائیں گے۔ اور ایک وقت ایسا بھی آسکتا ہے۔ کہ ان کی یاد بھی ذہن سے اتر جائے۔ غرض ایک دفعہ کا مقوی سے مقوی کھایا ہوا کھانا ایک دفعہ کا شیریں سے شیریں پیا ہوا شربت ایک دفعہ کی میٹھی نیند۔ ایک دفعہ کی بھرپور بیداری۔ ایک دفعہ کی نہایت خشوع و خضوع سے پڑھی ہوئی نماز۔ ایک دفعہ کا اخلاص سے رکھا ہوا روزہ۔ ایک دفعہ کی نہایت گوش ہوش سنی ہوئی وعظ ونصیحت کا اثر کبھی بھی ہمیشہ کام نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں۔ جو اپنے اثر کو ہمیشہ قائم رکھ سکے۔ اس لئے کسی بھی چیز کے اثر کو قائم رکھنے کے لئے ضرورت ہوتی ہے اس کے اعادہ کی۔ حاجت ہوتی ہے اس کے دہرانے کی۔ پس جس صورت میں انسانی دماغ کی کیفیت ہی ایسی ہے۔ کہ ہر کسی چیز کا اثر ہمیشہ یکساں قائم نہیں رہتا۔ بلکہ اسکے اثر کو قائم رکھنے کے لئے اس کے اعادہ اور تکرار کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو یہ بات کس طرح ذہن میں آسکتی ہے۔ کہ کسی ایک وقت میں کسی مصلح اور ہادی کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کا سامان کر کے اسکے بعد ہادیوں کے تسلسل کو بند کر دیا جاتا۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ کا دنیا کو پیدا کرنے اور اس کو ہدایت اور اصلاح پر قائم رکھنے کا منشا تھا۔ تو اسکے لئے ضروری تھا۔ کہ وہ مصلحین اور اپنے ہادیوں کے تسلسل اور اعادہ کو بھی جاری رکھتا۔ ان پاک اور مفید وجودوں کے انقطاع اور بندش کی کسی زمانہ میں صرف اور صرف یہی صورت ہو سکتی تھی۔ کہ یا تو انسانی وجودوں کو ہی صفحہ ہستی سے مٹا دیا جاتا۔ اور یا پھر انسانی دل ودماغ کی کیفیت کو بدل کر ایسا کر دیا جاتا۔ کہ یہ ہر چیز کے اثر کو ہمیشہ یکساں قائم رکھ سکتے۔ تب نہ تو ایک دفعہ کھانے کے بعد دوبارہ کھانے کی ضرورت محسوس ہوتی۔ نہ ایک دفعہ پینے کے بعد دوبارہ پینے کی ضرورت ہوتی۔ نہ ایک دفعہ نصیحت سننے کے بعد دوبارہ سننے کی ضرورت ہوتی۔ نہ ایک دفعہ سونے کے بعد دوبارہ نیند کی ضرورت ہوتی۔ نہ ایک دفعہ بیدار ہونے کے بعد دوبارہ بیدار ہونے کی ضرورت ہوتی۔ نہ ایک دفعہ سانس لینے کے بعد دوبارہ سانس لینے کی ضرورت ہوتی۔

اگر یہ دونوں باتیں کبھی نہیں ہوئیں۔ یعنی انسان مٹائے نہیں گئے۔ بلکہ وہ بھی موجود رہے۔ اور ان کے دماغ کی کیفیت بھی کسی بات کے اثر کو ہمیشہ قائم رکھنے کے قابل نہیں بنائی گئی۔ تو ضروری تھا کہ انسانی ضروریات کے اثر کو باقی رکھنے کے لئے ہادیوں اور مصلحین کا اعادہ اور تسلسل بھی باقی رکھا جاتا۔ ورنہ دین اور رشد اور ہدایت اور اصلاح کا نام تک دنیا سے مٹ جاتا۔ چنانچہ ان مصلحین ربانی میں سے ہی ایک مصلح ربانی نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

گر بدنیا نامدے ایں خیل پاک
کارِ دیں ماندے سراسر ابتر ے

قرآنی ثبوت

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ کہ جس اصل کا میں نے ذکر کیا ہے قرآن کریم نے متعدد مقامات پر مختلف پیرایوں اور مختلف واقعات کے رنگ میں اسکو بیان کیا ہے۔ چنانچہ اس کا ثبوت مفصلہ ذیل قرآنی مقامات سے بوضاحت ملتا ہے۔

(۱) الذین اوتوا الکتاب من قبل فطال علیھم الامد فقست قلوبھم وکثیر منھم فاسقون (سورۃ حدید ع ۲)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل جن لوگوں کو کتاب دی گئی تھی۔ جب ان میں ایک لمبے زمانہ تک کوئی ہادی اور مصلح پیدا نہ ہوا۔ تو ان کے دل سخت ہو گئے یعنی ان کے قلوب پر کتاب اللہ کا اثر قائم نہ رہا۔ اس لئے ان کی اصلاح کے لئے پھر نبی کو بھیجنے کی ضرورت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ اس مسئلہ کو نہایت شاندار مثال سے واضح کرتے ہوئے فرمایا۔ اعلموا ان اللہ یحی الارض بعد موتھا۔

یعنی نبی اور مصلح کی مثال بارش کی ہے۔ جیسے ایک دفعہ کی بارش ہمیشہ کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ بلکہ کچھ دیر کے بعد اس کا اثر کم ہوتے ہوتے آخر مٹ جاتا ہے۔ اور زمین گویا مردہ کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ تب پھر ہم اس میں زندگی پیدا کرنے کے لئے دوبارہ بارش نازل کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہر نبی اور ہادی کے بعد اسکی تعلیم و نصیحت کا اثر لوگوں کے قلوب سے مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور وہ نرمی اور خشوع اور انکساری جو نبی کے ذریعہ پیدا ہو چکی ہوتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد وہ اثر کم ہوتا ہوتا آخر اس قدر کم ہو جاتا ہے۔ کہ لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ تب ان میں دوبارہ زندگی کی روح پیدا کرنے کے لئے پھر ایک بار نبی بھیجا جاتا ہے۔ اور وہ آکر منادی کرتا ہے۔ کہ "میں زندگی کی روٹی ہوں۔ جو مجھ پاس آتا ہے ہرگز بھوکا نہ ہوگا۔ اور جو مجھ پر ایمان لاتا ہے۔ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔"

(یوحنا ۶/۳۵)

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں جو مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے" (یوحنا ۶/۴۷)

"میں ہوں وہ جیتی روٹی جو آسمان سے اتری۔ اگر کوئی شخص اس روٹی کو کھائے۔ تو ابد تک جیتا رہے گا" (یوحنا ۶/۵۱)

اسی طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے آسمان سے ایک قرنا پھونکی جاتی ہے۔ جس سے یہ نہایت سریلی آواز پیدا ہوتی ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للّٰہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم (سورۃ انفال ع ۳) کہ جب اللہ اور اس کا رسول تم کو زندہ کرنے کے لئے بلائے تو آ جایا کرو۔ اس وقت روحانی غذا کے بھوکے اور آب حیات کے منتظر وجود پکار اٹھتے ہیں ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان اٰمنوا بربکم فاٰمنا (آل عمران ع ۲۰) کہ اے ہمارے رب ہم نے ایمان کے لئے منادی کرنے والے کی آواز سنی۔ سو ہم نے قبول کر لیا۔

پھر دوسری جگہ فرمایا۔

(۲) خلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشھوات (سورۃ مریم ع ۴)

اس آیت کے پہلے حصہ میں کئی ایک انبیاء علیہم السلام کا ذکر کر کے اور ان کی روحانی اور اچھی حالت کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ کہ ان کے بعد پھر ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ کہ جو نہ صرف نمازوں کو بھی قائم نہ رکھ سکے بلکہ ان کی اصلاح اور نیکی کے حالات پر ان کی خواہشات نفسانی اور جذبات شہوانی کی رو غالب آ گئی۔ تب پھر ان میں اصلاح اور تقویٰ کی روح پیدا کرنے کے سامان پیدا کئے۔ اور اس وقت وہی لوگ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے من تاب واٰمن وعمل صالحاً۔ کہ جس نے توبہ کی۔ اور ایمان لا کر عمل صالح کرنے شروع کر دئے۔

(۳) پھر فرمایا:-

یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب۔ (سورۃ مائدہ ع ۳)

یعنی وہ اہل کتاب جو ایک وقت اپنی نیکی کی وجہ سے اس بات کے مستحق ہو گئے تھے۔ کہ اللہ نے ان کی شان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا انی فضلتکم علی العالمین۔ کہ اے بنی اسرائیل میں نے تم کو بہت بزرگی اور فضیلت بخشی۔ پھر انہی لوگوں کی آخر ایسی بدتر حالت ہو گئی۔ کہ خدا کی کتاب کے اکثر حصوں کو ہی چھپانے لگ گئے۔ تب ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

(باقی)

احمدی مجاہدین کے ذریعہ افریقہ میں تبلیغ اسلام

ایک ہزار میل کے تبلیغی سفر، ٹریکٹوں اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ حق

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ سیرالیون (افریقہ) ماہ فروری

(از مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون)

فری ٹاؤن اور کالونی

جناب امیر صاحب (مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل) تبشیر کے کام میں خوب مشغول رہے۔ جماعت کو منظم کرنے اور نمازوں اور چندوں کے باقاعدہ ہونے کی تلقین و نصیحت کرتے رہے۔ آپ نے اس ماہ مگبورکا اور مسکالی کا دورہ کیا۔ جس میں جماعتوں کی دیکھ بھال کی۔ اور تبلیغ بھی کی۔ برادرم مولوی محمد عثمان صاحب مولوی فاضل کو مگبورکا میں متعین کیا۔ جماعت سے تعارف کرایا اور مسجد میں تقریر کی۔ آپ دورہ میں ایک رات کمبیا بھی رہے جو ایک بڑا تجارتی مرکز ہے۔ یہاں شامیوں کو تبلیغ کی۔ آپ نے مگبورکا احمدیہ سکول کا معائنہ کیا اور اساتذہ کو مفصل ہدایات دیں۔ دوران سفر میں چیفوں اور دوسرے لوگوں سے ملاقاتیں کیں۔ خدا کے فضل سے دورہ کامیاب رہا۔

تبلیغ و اشاعت

آپ نے اس ماہ میں ایک ٹریکٹ "What is Islam" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا جو تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔ یہ ٹریکٹ سیرالیون کی لائبریریوں میں، اخبارات کے ایڈیٹروں، دفاتر کے افسروں اور عوام کو ارسال کیا گیا۔ نیز باہر بھی بھیجا گیا۔ علاوہ ازیں آپ روزانہ شہر میں ٹریکٹ لے کر کوں۔ ... اور لائبریریوں میں، دوکانوں میں اور انفرادی طور پر خوب تبلیغ کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ بابرکت کرے۔

تقاریر

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بسندھی اس ماہ گولڈ کوسٹ تبدیل ہو گئے۔ انہوں نے ایک تقریر فری ٹاؤن میں کی۔ ایک تقریر مولوی محمد عثمان صاحب نے احمدیہ سکول کے تین سو طلباء (و اساتذہ) کے سامنے کی۔ فری ٹاؤن کی "کریسنٹ یوتھ سوسائٹی" نے مکرم مولوی محمد عثمان صاحب سے لیکچر کی درخواست کی۔ یہ لیکچر "عید میلاد النبی" کے موقعہ پر دیا گیا۔ اور بہت پسند کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم امیر صاحب

. . . .

خود دو تقریریں اس کے علاوہ کیں۔ فری ٹاؤن کی ٹاؤن کمیٹی کے ممبر کونسلر کو آپ نے تقریباً ایک درجن کتب انہیں دیں ... اور اخبارات لائبریریوں کے نام جاری کرانے کو کہا۔ اس نے حسب وعدہ اخبارات لائبریریوں کو ارسال کئے جہاں لوگ شوق سے ان کا مطالعہ کرتے دیکھے گئے۔ ان کے ساتھ کتب بھی موجود تھیں۔

گورنمنٹ نے مکرم امیر صاحب کو آفیشل امام رجسٹرار نکاح و طلاق مقرر کر کے رائل گزٹ میں اعلان کیا۔ ان کو یہ کام بھی کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے کئی ایک مقدمات متعلقہ کا صحیح حل تلاش کیا۔

تعلیم و تربیت و مضامین

تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں آپ جب تک دورہ پر نہ گئے۔ درس قرآن مجید جاری رکھا۔ دس بچوں کو نماز و دعائیں سکھائیں۔ اتنے ہی احباب کو سیپارہ عم اور قرآن (ناظرہ و باترجمہ) پڑھایا۔ آپ کے دو مضامین لوکل اخبارات میں شائع ہوئے۔ اس کے علاوہ یہ مضامین آپ نے سرچ۔ ڈربن۔ انڈیا اور پاکستان ارسال کئے۔

جنوب مغربی صوبہ میں

تبلیغی دورے

خاکسار اس صوبہ میں کام کر رہا ہے۔ ماہ فروری (تبلیغ) میں میں نے دو دورے کئے یعنی کینیما، مگبورکا، متوتوکا۔ میکالی اور ٹیلے کا کیا۔ ہر جگہ تبلیغ کرتا رہا۔ خصوصاً کینیما میں تبلیغ کا بہت کافی موقعہ ملا۔ جس سے فائدہ اٹھایا گیا۔ دوسرا دورہ ماہ تبلیغ کے نصف آخر میں کینیما اور مگبورکا کا کیا۔ احمدیہ سکول مگبورکا کے لئے سپلائی لے گیا اور کام دیکھا۔ اساتذہ کو ہدایات دیں اور کام سمجھایا۔ اس دفعہ بھی "کینیما" میں قیام کے دوران میں مقامی شامی تاجروں، فرموں کے ایجنٹوں اور دیگر بڑے لوگوں سے تعارف پیدا کیا۔ بحث اور تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ چند بڑے مسلمانوں سے "خاتم النبیین" کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی جس کا اچھا اثر ہوا۔

دعوت طعام پر تبلیغ

احمدیہ سکول بو کے عملہ میں تین عیسائی استاد ہیں ان کو وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتا ہوں۔ کتب و ٹریکٹ بھی مطالعہ کے لئے دئیے۔ فروری کے دوسرے ہفتہ میں خاکسار نے سکول سٹاف کو دعوت طعام دی جس میں مقصد تبلیغ و تجنیز تھا۔ خدا کے فضل سے تبلیغ کا بہت اچھا موقعہ ملا۔ کھانے کے بعد دو گھنٹے تک تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔ عیسائی ٹیچروں کے شکوک کا ازالہ کیا اور مطالعہ کرنے کے لئے ہمارا ایک ٹیچر کو انگریزی تفسیر القرآن مطالعہ کے لئے دی۔ اس کے علاوہ شہر میں گھوم کر تبلیغ کرتا رہا اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ کئی افراد کو بذریعہ ملاقات تبلیغ کی۔ اور بعض کو دار التبلیغ میں دعوت دے کر پیغام حق

پہنچایا۔ بو کے بڑے بڑے لوگوں سے بھی ملتا رہا اور تبلیغ کی۔

گورنر صاحب احمدیہ سکول "بو" میں

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا سکول روزانہ ترقی کر رہا ہے اور شہرت دور دور پھیل رہی ہے۔ اور بڑے بڑے لوگ سکول دیکھنے آتے ہیں۔ عمارت اور تعلیمی کام دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ اس ماہ سیرالیون کے نئے گورنر صاحب سکول کا معائنہ کرنے آئے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی، بو کے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب، صوبہ کے کمشنر صاحب اور محکمہ تعلیم کے چند افسران بھی تھے۔ خاکسار نے سکول کی تاریخ ان کے گوش گزار کی۔ جس پر گورنر صاحب نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ سکول نے اتنے قلیل عرصہ میں اس قدر ترقی کر لی ہے۔ پھر خاکسار نے سکول کا کام دکھایا۔ کھیلیں کرائیں۔ سکول کا کام اور دیواروں پر آویزاں نقشوں کو دیکھ کر گورنر صاحب نے بہت خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اور لیڈی صاحبہ نے کہا کہ جیسا کام نقشوں کا احمدیہ سکول بو میں ہے میں نے ایسا کام کسی اور سکول میں نہیں دیکھا۔ سکول کے برآمدے کی دیوار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی A GRAND PROPHECY جلی الفاظ میں پتھر پر کندہ ہے اس کو سب افراد نے دلچسپی سے پڑھا۔ پارٹی کے تقریباً ہر رکن نے کام کی تعریف کی۔ واپسی پر گورنر صاحب نے میرے ایک دوست (پرنسپل گورنمنٹ سکول) سے پرائیویٹ طور پر ہمارے سکول کا ذکر کیا۔ اور کہا کہ بو احمدیہ سکول میں جو کام میں نے دیکھا وہ میں نے ابھی تک کسی ایسے سکول میں نہیں دیکھا۔

اس سے قبل سینئر افسر تعلیم نے بھی دو دفعہ آفیشل طور پر ہمارے سکول کا معائنہ کیا۔ اور ضروری ہدایات دیں اور مزید اصلاحات کی طرف توجہ دلائی۔

اس ماہ خاکسار نے مکرم برادرم محمد اسحٰق صاحب صوفی سے سکولوں کا چارج لیا اور ضروری معلومات حاصل کیں اور بعض مشکلات محکمہ تعلیم کے افسران کے سامنے رکھ کر مدد چاہی۔ سارے سکولوں کو نئے سال کے لئے سامان مہیا کیا اور اساتذہ ملازم رکھے۔ ایک ٹیچر کی کمی کی وجہ سے خاکسار ماہ فروری میں بو سکول کی دو ٹیچر کلاسوں کو تعلیم دیتا رہا۔

تعلیم و تربیت:- بو میں قیام کے دوران میں خاکسار احمدیہ بو کے طلباء کو تقریباً روزانہ احادیث کا سبق دیتا رہا۔ اور خدا کے فضل سے تعلیم کی یہ روح ترقی کر رہی ہے۔

جنوب مشرقی صوبہ میں

دورے و تبلیغ:- اس صوبہ میں برادرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی کام کر رہے ہیں۔ آپ نے ۲۰ روز دوروں میں گزارے۔ ابتدائی پانچ دن بو میں رہے اور سکولوں کا چارج خاکسار کو دیا۔ پھر "باجے بو" (مرکز) میں خود قیام کیا۔ پھر باڈو گئے اور پانچ دن رہے۔ بعد ایک روز

بلاما رہے اور سات دن بو میں بغرض علاج گزارے۔ آپ ان ایام میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت و اصلاح میں پوری طرح مشغول رہے اور جماعتوں کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش فرمائی۔ تبلیغ و تبشیر میں باقاعدہ لگے رہے۔ کئی احباب کو انفرادی تبلیغ کی۔ اور سلسلہ کا لٹریچر فروخت کیا۔ بعض کو مفت دیا اور بعض کو قیمتاً دیا۔ جماعتوں کی تنظیم کی طرف بھی آپ متوجہ رہے سستوں کو ہوشیار کیا۔ اور نصائح کیں۔

احمدیہ سکولوں کیلئے پراپیگنڈا:- آپ نے جماعتوں میں شہروں اور گاؤں میں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں احمدیہ سکولوں کا پراپیگنڈا کیا اور لوگوں کو تحریک کی کہ اپنے بچے احمدیہ سکول بو میں بھجوائیں۔ جہاں ایک خاص ماحول میں تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا اچھا نتیجہ نکلا ہے اور کافی لوگوں نے اپنے بچے بھجوائے ہیں۔

تعلیم و تربیت:- آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا اور لائف آف محمدؐ اور شرائط الہامیہ کا درس دیتے رہے۔ نیز روزانہ عصر کے بعد احباب کو عربی کا سبق بھی دیتے رہے۔

نومبائع:- خدا کے فضل سے آپ کے حلقہ میں ایک تعلیم یافتہ شخص بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جنرل

مشن ہاؤس فری ٹاؤن کیلئے تحریک چندہ

مکرم برادرم صوفی صاحب نے مشن ہاؤس کیلئے کافی کوشش کی اور دو جگہ پبلک لیکچروں کے ذریعہ چندہ کی اپیل کی۔ آپ نے مکان کی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ یہ دائمی نیکی کا کام ہے اس لئے احباب کو دل کھول کر چندہ دینا چاہئے۔ ان لیکچروں کے ذریعہ ۱۷ پونڈ کے وعدے وصول ہوئے۔

خاکسار نے بھی اس مکان کے لئے چندہ کی اپیل کی اور تبلیغ پر جانے والے گروپوں کے ساتھ چندہ کے لئے سرکلر ارسال کئے۔ خدا کے فضل سے اس کا اچھا نتیجہ نکلا۔ مکرم امیر صاحب بھی اس ضمن میں خوب سرگرم رہے۔ فری ٹاؤن میں مالک مکان نے آپ کو دو تین دفعہ تحریری نوٹس مکان خالی کرنے کا دیا۔ لیکن خدا کا رحم ہوا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد مشن ہاؤس و مسجد اور سکول لائبریری بنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

امتحان دینیات۔ دوسرا سال

گزشتہ سال کی طرح اس سال بھی مذہبی امتحان ہوا۔ یہ امتحان ۷ فروری کو فری ٹاؤن، بو۔ باجے بو۔ روکوپر۔ جالا۔ مگبورکا اور مسکالی مراکز میں ہوا۔ ۹۳ افراد نے شرکت کی۔ اس امتحان کا اعلان اخبار "ڈیلی میل" نے کیا۔ نتیجہ صرف ... نکلے گا۔ نیز احمدیہ سکول کے سٹینڈرڈ ۲ کے سارے طلباء اور سٹینڈرڈ ۱ کے دو طلباء سے دو احمدی اساتذہ و کئی مبلغ بھی شامل ہوئے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

انڈونیشیا میں تحریک آزادی کے اسباب

انڈونیشیا میں قومی ارتقاء اور آزادی کی تحریک کافی مدت سے جاری ہے۔ اس مقصد کے تحت مختلف زعماء ملت نے متعدد تحریکیں جاری کیں۔ جو ترقی کر کے جدید تحریک آزادی کی شکل میں رونما ہوئیں۔

انڈونیشیا میں جدید طرز کی پہلی تحریک ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں "بودی اوتومو" (شاندار تمنا) کے نام سے جاری کی گئی تھی یہ ایک معاشی اور تعلیمی جماعت تھی۔ اس لئے اس کے اراکین کا دائرہ صرف تعلیم یافتہ طبقہ تک ہی محدود رہا لیکن بعد ازاں اس نے جب سیاسیات میں بھی دلچسپی لینی شروع کی۔ تو بھی عوام میں مقبول نہ ہو سکی۔ ۱۹۱۱ء تک یہی ایک تحریک تھی جو انڈونیشیا کے سیاسی اور معاشی مسئلوں میں حصہ لیتی رہی۔

۱۹۱۱ء جنوری میں حاجی سامن حدی نے "شرکت اسلام" کے نام سے ایک مذہبی جماعت قائم کی۔ جو بہت جلد ترقی کر گئی اور عوام میں مقبول ہونے لگی۔ جب اس انجمن نے اپنے مقاصد کا دائرہ سیاسیات تک وسیع کر دیا۔ تو یہ بہت منظم اور باثر جماعت بن گئی۔

چوکرو امینتو مرحوم اور حاجی آگوس سالم اس جماعت کے دو بڑے رہنما ہوئے۔ جن کی کوششوں سے یہ ہماری سیاسی زندگی کا اہم رکن بن گئی۔

اس میں شک نہیں کہ شرکت اسلام ایک نہایت طاقتور جماعت تھی۔ جو عوامی تحریک بھی تھی۔ اور جس کے اصول مذہبیات پر تھے۔ لیکن باوجود ان سب کے ہمارے لیڈر غیر اسلامی سیاسی اصولوں سے متاثر ہوئے اور انہیں اپنائے بغیر نہ رہ سکے۔

شروع شروع میں قومیت کا جذبہ موجزن تھا۔ لیکن یہ مذہبیت پر حاوی نہ تھا۔ بلکہ ایک ملک اور ایک قوم اور یکجہتی پر۔ یکسر اصولوں پر تھا۔ یہ قومیت کا نظریہ انڈونیشیا میں ڈاکٹر ڈووز ڈیکر۔ آر۔ ایم سووردی سوریا نینگرات (موجودہ نام کی حاجر دیوانترا) اور ڈاکٹر چپتو مانگن کوسومو مرحوم کا لایا ہوا تھا۔ جنہوں نے دسمبر ۱۹۱۲ء میں "انڈو میشی پارٹی" (مشرق الہند پارٹی) قائم کی تاکہ مشرق الہند کی قومیت کو فروغ دیا جائے۔ یہ قومیت مختلف انڈونیشیوں اور دو گروپ جو خود کو انڈونیشین گروپ سے ملحق سمجھتے تھے۔ ان کے درمیان ایک قسم کا سمجھوتا تھا۔ اس قومی پارٹی کا نام بعد میں "انسولنڈے" میں تبدیل کر دیا گیا جس نے وقتی طور پر انقلابی اصولوں پر عمل شروع کیا۔ پہلی مرتبہ اس جماعت کے لیڈروں نے کھلے بندوں خود مختاری کا اعلان کیا جب اس جماعت کی سرگرمیاں بڑھنے لگیں۔ اور کچھ شورش برپا ہوئی۔ تو ولندیزی حکومت نے اس کے اراکین کو جلاوطن کر دیا۔

انسولنڈے پارٹی نے اپنا نام بدل کر "نیشنل انڈیشی پارٹی" رکھا۔ بڑھتے ہوئے قومی جذبہ اور نیشنل انڈیشی پارٹی کے پروپیگنڈے کے باعث شرکت اسلام کو بھی ان کے سامنے جھکنا پڑا۔ اور اس کو خالص مذہبی رنگ بھی بدلنا پڑا۔

اسی اثناء میں چند ڈچ افسر ہالینڈ سے اشتراکیت کے بیج اپنے ساتھ انڈونیشیا اپنے ساتھ لے آئے۔ یعنی ۱۹۱۴ء میں ان میں سے تین افسروں (جن کے نام برانڈسٹیڈر، سنیف لیچ اور ڈیکر ہیں) نے سیمارنگ کے مقام پر سوشلسٹ انجمن قائم کی۔ اس کا نام "انڈیشی سوشل ڈیموکریٹک ورنگ انگ" (مشرق الہند سوشل ڈیموکریٹک ایسوسی ایشن) رکھا گیا تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس میں شامل ہوا۔ انڈونیشیا میں اشتراکی خیالات پھیلنے لگے۔

شرکت اسلام بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔ اور باندونگ میں جون ۱۹۱۶ء اور اکتوبر ۱۹۱۷ء میں جاکارتا میں منعقدہ کانگرس میں یہ اثر ظاہر ہوا۔ یہ کانگرس نہایت اہم تھی۔ کیونکہ پہلی مرتبہ اصلی نظریوں کے تحت مخالفت کی آواز بلند کی گئی تھی۔ ۱۹ سالہ نوجوان سیماؤن نامی نے اس مخالفت کی قیادت کی۔ اور یہ بایاں بازو دن بدن زور پکڑتا گیا۔

جب سیماؤن "ریلوے مزدور یونین" کا لیڈر بنا تو اس کی اہمیت حزب مخالف لیڈر کے طور پر اور اہم ہو گئی۔ ان کے پیرو کار لیڈروں میں دارسنو اور عالمین کے نام قابل ذکر ہیں۔

گو ان لیڈروں کے سیاسی نظریئے مارکسزم پر محمول تھے لیکن ان کے عملی طریقہ کار ڈچ حکومت سے عدم تعاون کے ہتھیار تھے۔ انہوں نے شرکت اسلام کی دستوری جدوجہد کی مخالفت کی یہی وجہ تھی کہ وہ ڈچ حکومت کی تشکیل کردہ "پیپل کانفرنس" (مجلس عوام) (Peoples Conference) میں شریک نہیں ہوئے۔

اسی اثناء میں یورپ میں پہلی جنگ عظیم جاری تھی۔ روس میں بالشویکی انقلاب نے تمام حکمرانوں کو پریشان کر دیا تھا۔ اور ہالینڈ کی حالت اس قدر نازک ہو گئی تھی۔ کہ وہاں بھی انقلاب کا اندیشہ تھا۔ اس لئے اس خوف کے تحت انڈونیشیا کے ولندیزی گورنر جنرل نے نومبر ۱۹۱۸ء میں یہ اعلان کیا۔ کہ دنیا کے جدید رجحانات اور خیالات کے مدنظر انڈونیشیا میں بھی ایک ترقی یافتہ حکومت قائم کی جائے گی۔ اور نیا دستور مرتب کیا جائے گا۔ جو باشندگان انڈونیشیا کے مطالبات کی تکمیل کر دے گا۔ یہ اعلان "نومبر کا وعدہ" کہلاتا ہے۔ لیکن یہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا اور حالات بہتر ہوتے ہی ولندیزیوں نے اپنا عہد پورا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس بدعہدی سے انڈونیشی باشندوں کو بہت تکلیف ہوئی۔ اور اپنے حقوق حاصل کرنے کی جدوجہد آگے بڑھنے لگی۔

مغرب میں جو حالات رونما ہو رہے تھے۔ اس کا اثر انڈونیشیا کی سیاسیات پر بھی پڑا۔ اسلامی معاشرہ کی سیاسی زمین میں مارکسسٹ بیج پہلے ہی بویا جا چکا تھا۔ بالشویکی انقلاب نے اس پودے کو ہوا دی۔ اور وہ جلد بڑھنا اور پھولنا شروع ہوا۔ ۲۳ مئی ۱۹۲۰ء "انڈونیشی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی" P.K.I یعنی "پارٹی کمیونسٹ انڈونیشیا" میں تبدیل کر دی گئی۔ سیماؤن اس کا لیڈر تھا۔ لیکن یہاں پر اس کے

جن کا مرید ان۔ دارسنو۔ موسو اور عالمین کے نام کا ذکر ضروری ہے۔ جو انڈونیشی کمیونسٹ پارٹی کی زبردست شخصیتیں تھیں۔ گو وہ شرکت اسلام میں بھی شریک تھے۔ اور مخالفت اور پروپیگنڈے کے طریقوں پر کاربند تھے۔

ان حالات میں "شرکت اسلام" میں تفریق یقینی تھی۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء سورابایا میں منعقدہ چھٹی شرکت اسلام کانگرس میں بے ضابطہ کی کارروائیوں کی وجہ سے اشتمالی کمیونسٹ، شرکت اسلام سے فارغ کر دیئے گئے۔

فارغ شدہ ممبران نے "شرکت رعیت" (شرکت عوام) کے نام سے اپنی علیحدہ جماعت بنالی۔ اور اشتمالی جماعت کے ساتھ تعاون کرنے لگے۔ اس نئی جماعت کا مقصد شرکت اسلام کی مخالفت کرنا تھا۔ کمیونسٹوں نے اپنی ساتویں کانگرس منعقدہ فروری ۱۹۲۳ء میں "پارٹی شرکت اسلام" نام رکھ لیا تھا۔

مزدوروں کی خاص کر اور عوام کی بد اقتصادی حالت کے باعث انڈونیشی کمیونسٹ پارٹی کو پروپیگنڈے کا اچھا موقعہ ملا اور یہ جماعت دن بدن ترقی کرتی گئی۔ اس کے انقلابی پروگرام سے ملک کے مختلف صوبوں میں شورشیں برپا ہوئیں اور جون ۱۹۲۳ء میں ریلوے کے مزدوروں کی ایک عام ہڑتال کرائی۔ جس سے ولندیزی حکومت بہت ناراض ہوئی اور اشتمالی رہنماؤں کو قید کر دیا۔ اور ساڑھے چار ہزار ۵۰۰۰ دہم اشتمالی نیو گنی میں ابرودیگل کے مقام پر نظربند کر دیئے گئے۔

ولندیزیوں نے اس درپہ پر اور یہ کہ حکومت جمہوریت پسند تحریکوں کو سختی سے کچل رہی تھی۔ اور اس نے جمہوریت پسندوں کو سزائیں دینے کے لئے خصوصی قوانین وضع کر لئے تھے۔ اور عہدہ داروں کو غیر معمولی اختیارات دے دیئے گئے تھے۔ انڈونیشی عوام اور زیادہ مشتعل ہو گئے۔ جگہ جگہ ولندیزیوں کے خلاف شورشیں ہونے لگیں۔ آخر کار ۱۹۲۶ء میں تمام جاوا میں مسلح مقاومت شروع ہو گئی اور کئی خونریز لڑائیاں ہوئیں۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء میں اشتمالیوں نے سماٹرا میں بغاوت کی۔ اور ولندیزی اقتدار کو ختم کرنے کی جدوجہد بہت شدت سے اور وسعت اختیار کر گئی۔ ولندیزیوں نے پوری طاقت اور سختی سے ان شورشوں کا مقابلہ کیا اور اپنا اقتدار قائم رکھا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس ناکام کوشش کے بعد انڈونیشی تحریک آزادی ختم کر دی گئی تھی۔ مجالس۔ تقاریر اشتہارات وغیرہ پر سخت پابندی عائد کی گئی۔ بلکہ یہاں تک کہ کسی سیاسی تحریک کا ممبر بننا بھی خلاف قانون قرار دیا گیا۔ حریت پسند اساتذہ کو پڑھانے اور درس دینے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اخبارات پر سخت قسم کا سنسر عائد کیا گیا۔ لیکن ولندیزیوں کی یہ سخت کارروائیاں ہماری تحریک آزادی کی مجاہدانہ روح کو فنا نہ کر سکیں۔

جولائی ۱۹۲۷ء میں ڈاکٹر سوکارنو نے "پارٹی نیشنل انڈونیشیا" P.N.I حزب قومی انڈونیشیا کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی۔ یہ جماعت قومیت کی حامی تھی۔ اور اس کا نصب العین انڈونیشیا کی آزادی قرار دیا گیا۔ کچھ عرصہ میں یہ جماعت تمام طبقوں میں مقبول ہونے لگی۔ اور اس کی رکنیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ ڈاکٹر سوکارنو کی پرجوش تقریروں اور انتھک کوششوں کی بدولت یہ جماعت بھی ایک قابل سیاسی طاقت بن گئی۔

اسی دوران میں ہماری قومی تحریک یورپ میں بھی کام کر رہی تھی۔ ۱۹۰۸ء میں ہالینڈ میں قائم شدہ "انڈیشی ویرگنگ" (انڈونیشی ایسوسی ایشن) کا نام "پیری ہیمپونن انڈونیشیا" میں تبدیل کر دیا گیا۔ یہ انڈونیشی طالب علموں کی انجمن تھی۔ جو انڈونیشی کی آزادی کی یادگار یورپ کے سیاسی مرکزوں میں پروپیگنڈا کر رہی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں برلن میں سامراجی ظلم و استبداد کے خلاف اور حصول آزادی کے لئے ایک لیگ قائم کی گئی۔

ڈاکٹر محمد حتا پیری ہیمپونن انڈونیشیا کے صدر رہے۔ اور فروری ۱۹۲۷ء میں انہوں نے لیگ کی مجلس میں پیری ہیمپونن انڈونیشیا کی نمائندگی کی تھی۔ ہماری جدوجہد آزادی کے آغاز میں بیرون ممالک میں پروپیگنڈے کی کس قدر ضرورت تھی۔ اس کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔

ولندیزیوں کو یہ تحریکیں پسند نہ آئیں۔ اور وہ ان کارروائیوں سے اس قدر برانگیختہ ہوئے کہ ۱۹۲۷ء میں پیری ہیمپونن کے چار رہنماؤں کو جیل میں ٹھونس دیا۔ ڈاکٹر حتا ان میں سے ایک تھے۔ ان کا جرم یہ تھا کہ یہ ولندیزی حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانے میں امداد دے رہے تھے اور اسی لئے چھ ماہ قید کی سزا دی گئی تھی۔ لیکن ہنگامی کارروائی کے بعد عدالت نے انہیں بری کر دیا۔ اس واقعہ سے انڈونیشیا بھی متاثر ہوا۔

اس اثناء میں یہ کوشش شروع ہوئی۔ کہ انڈونیشیا کی تمام جماعتوں میں تعاون اور اشتراک عمل پیدا کیا جائے چنانچہ دسمبر ۱۹۲۷ء میں تمام انڈونیشیا کی قومی جماعتوں کا وفاق قائم کیا گیا۔ اس کا نام "پرموفاکتان پارٹی۔ پارٹی پولیٹک کی بانگسان انڈونیشیا" (یعنی P.P.P.K.I) یا فیڈریشن آف انڈونیشین نیشنل پولیٹیکل پارٹیز، تھا۔ اس وفاق کے قائد ڈاکٹر اسحاق جوکرد ہاڈی سرایو تھے۔ اور اس وفاق میں مندرجہ ذیل سیاسی جماعتیں شامل تھیں۔

پارٹی شرکت اسلام۔ پارٹی نیشنل انڈونیشیا۔ بودی اوتومو پاسندان انڈونیشی سٹڈی کلب۔ شرکت سماٹرا اور قوم بتاوی۔ ان جماعتوں کے لیڈر۔ جوکرو امینتو ڈاکٹر سوکارنو۔ قوسومو اوتویو۔ اوتو اسکندر دی ناتا۔ ڈاکٹر سوتومو۔ ڈھالن عبداللہ اور تھامرن تھے۔ (باقی)

سیکرٹری مال کا تقرر

اقبال احمد خان صاحب ایاڈ کو جماعت احمدیہ کنری (سندھ) میں بطور سکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا!

میرا لڑکا حافظ احمد لعاد ضیق النفس (دمہ) بیمار ہے۔ احباب از راہ کرم عزیز کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر مشکور فرمائیں۔ (خاکسار عبد الرحمن (مہر سنگھ) از ہلوال (سرگودہا))

(بقیہ صفحہ ۵)

لوکل مبلغین

بو" سرکٹ میں مسٹر عقیل تیجان نے دو دورے کئے اور جماعتوں کی تعلیم و تربیت و اصلاح کی نیز چندہ کی وصولی کی مد بھی ہوئی" سرکٹ میں دو لوکل مبلغین انفاسودی با اور الفاصنہ کام میں مشغول رہے اور حسب ہدایات مبلغین کام کرتے رہے۔

خدمت خلق:۔ مبلغین کرام حسب توفیق خدمت خلق میں مشغول رہے۔ نادار احمدی و غیر احمدی بچوں کو کھانا دیا جاتا رہا۔ دوائی سے بیماروں کی مدد کی جاتی رہی۔ نیز بیماروں کی عیادت کی گئی۔ فری ٹاؤن میں تقریباً دس مہمانوں کی خاطر تواضع کی گئی۔ مسٹر ابراہیم محمود گرلڈ گو سسٹ سے آئے۔ اور اپنا کام بطور استاد "ووکو پر" احمدیہ سکول میں سنبھالا۔ ان کی اور اُن کی بیوی کی خاطر تواضع فری ٹاؤن مشن نے کی۔

شمالی صوبہ میں

اس صوبہ میں "مگبورکا" مرکز میں برادرم مولوی محمد عثمان صاحب متعین ہوئے ہیں۔ اور کام سیکھ رہے ہیں۔ آپ شہر میں تبلیغ و تبشیر میں مشغول رہے۔ اور احمدیہ سکول مگبورکا کی نگرانی کرتے رہے۔ ہیڈ ماسٹر کی بیماری کے ایام میں خود سکول میں تعلیم دیتے رہے۔ عام واقفیت پیدا کی لیڈر زائرین کی خاطر تواضع بھی کی۔ اور ان کو تبلیغ بھی کی۔ برادرم مکرم مولوی محمد صادق صاحب مسیکالی میں دو دکان کے انچارج ہیں۔ دوکان کے اوقات کے علاوہ مسیکالی میں تبلیغ میں مصروف رہتے ہیں۔ مسجد میں نمازوں کا التزام رکھا اور صبح و شام کے بعد احمدی و غیر احمدی احباب کو تبلیغ اور ان کی تربیت کرتے رہے۔ ساتھ کے گاؤں سے آنے والوں کو بھی احمدیت کے نام سے روشناس کرتے رہے۔ نیز مشن کی جنرل کارگذاری میں باقاعدہ حصہ لیتے رہے۔ آپ نے "مسیکالی" میں "مگبورکا" میں فری ٹاؤن مشن ہاؤس کے لئے چندہ کی اپیل کی اور کامیاب ہوئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مخیر احباب ہماری مدد فرمائیں۔ آمین۔

"وو کو پر" میں بھی کام نارمل رہا۔ سکول خدا کے فضل سے اچھا چل رہا ہے اور طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے مخلص احمدی مسٹر مالنسری پوسٹ آفس ایجنٹ بڑی توجہ سے سکول کو ترقی دینے میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ ملک ہذا میں احمدیت کا پہلا سنٹر ہے۔ یہاں مبلغ کی سخت ضرورت ہے۔"

"کل سفر تقریباً ایک ہزار میل۔ جن میں سے ۲ بذریعہ لاری طے ہوا۔ اس سفر میں لوکل مبلغین کا سفر بھی شامل ہے۔ آخر میں احباب کرام سے ہماری کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نئی دہلی ۲۳ مئی:۔ یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یوگوسلاویہ ہندوستان اور یوگوسلاویہ کے درمیان تجارت کی دیکھ بھال کے لئے اپنا ایک قونصل خانہ عنقریب ہندوستان میں قائم کرنے والی ہے۔ یہ قونصل خانہ غالباً بمبئی میں قائم کیا جائے گا۔ (راسٹار)

بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کا صدر مقام

لاہور ۲۴ مئی:۔ پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کی برانچ مغربی پنجاب نے والٹن میں اپنا صدر مقام قائم کیا ہے۔ والٹن وہی مقام ہے۔ جو پاکستان کے سب سے بڑے دار المہاجرین میں سے ایک شمار ہوتا تھا۔

یہ اب دنیا کے عمدہ ترین سکاؤٹ ہیڈ کوارٹرز میں سے ایک ہے۔ اس کے ساتھ کھیلوں کے وسیع میدان ہیں۔ میدانی اور چار دیواری۔ ورزش گاہوں کے علاوہ اس جگہ ایک کھلی فضاء میں تیرنے کا تالاب اور ایک نوجوانوں کا ہوسٹل بھی قائم کیا گیا ہے۔ گذشتہ دو سال میں اس جگہ جو نقصان پہنچا ہے۔ اس کی سطح زمین کو ہموار کرنے اور میدانوں میں دوبارہ گھاس اگانے کے لئے سکاؤٹوں کی جماعتیں سرگرم عمل ہیں توقع ہے کہ سکاؤٹس اس کام کو موسم برسات سے پہلے ختم کریں گے۔ جب کہ وہ نئے درخت لگانے کی مہم جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تاکہ اس جگہ کی دوبارہ جنگل ایسی فضا ہو جائے۔ جو سکاؤٹنگ کے لئے نہایت ضروری ہے۔

ہر ہفتہ کو والٹن میں گہما گہمی پائی جاتی ہے۔ نوجوان تیراکی۔ مکہ بازی۔ کشتی وغیرہ مختلف کھیلوں اور مصنوعی جنگوں میں مصروف پائے جاتے ہیں۔ رات کے وقت تمام جگہ نغموں سے گونج اٹھتی ہے۔

گورنر جنرل کا ذاتی عملہ عہدوں کے ناموں میں تبدیلی

کراچی ۲۴ مئی:۔ اپنے عملہ کے مندرجہ ذیل ممبروں کے عہدوں کے ناموں میں ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل نے فوری تبدیلی کر دی ہے۔

عہدوں کا موجودہ نام	عہدہ کا نیا نام	عہدہ دار کا نام
۱۔ پرائیوٹ سیکرٹری گورنر جنرل	سیکرٹری گورنر جنرل	مسٹر ایس۔ ایم یوسف
۲۔ اسسٹنٹ پرائیوٹ سیکرٹری گورنر جنرل	اسسٹنٹ سیکرٹری گورنر جنرل	مسٹر الیف امین

ادائیگیوں کے متعلق بین المملکتی کانفرنس

کراچی ۲۴ مئی:۔ پاکستان اور ہندوستان کے مابین ادائیگیوں کے متعلق نیا معاہدہ کرنے کے مسئلہ پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے آج صبح پاکستان اور ہندوستان کی ایک بین المملکتی کانفرنس جو سیکرٹریٹ کے افسران پر مشتمل تھی شروع ہوئی۔ مذاکرات کا سلسلہ بعد دوپہر تک جاری رہا۔ بعد ازیں کانفرنس کے اجلاس کو اگلی صبح تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ دولت پاکستان بنک کے متعینہ گورنر مسٹر عبد القادر (رئیس وفد)، وزارت مالیات کے ڈپٹی سیکرٹری مسٹر انور علی دولت پاکستان بنک کے ارکان مسٹر او کیلی اور مسٹر کینن نے کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی کی۔ ہندوستانی وفد ہندوستانی وزارت مالیات کے رکن مسٹر بی۔ کے نہرو (رئیس وفد)، مسٹر جی جی بھابی اور ریزرو بنک آف انڈیا کے دیگر افسروں پر مشتمل تھا۔

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا متواتر غضب کیوں ہو رہا ہے؟

انگریزی اُردو میں

کارڈ آنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت شیخ فاروق احمد صاحب صابی سی ایس

جج مطالبہ خفیفہ — لاہور

دعویٰ دیوانی ۵۲۰ بابت ۱۹۴۸ء

سید حیدر شاہ ولد سید محبت شاہ سکنہ چوہٹہ مفتی باقر۔ لاہور۔ مدعی

بنام

محمد عارف مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے ۲۵۲/ بابت کرایہ مکان ۳ سال بنام محمد عارف ولد ملک محمد الدین قوم ککے زئی سکنہ چوہٹہ مفتی باقر بیرون شیرانوالہ گیٹ سرکلر روڈ لاہور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی محمد عارف مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش اس لئے اشتہار ہذا بنام محمد عارف مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۸ ماہ جون ۱۹۴۹ء کو مقام لاہور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہو گا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۱۲ ماہ مئی ۱۹۴۹ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

ضرورت رشتہ

ایک دوست عمر ۵۳ سال لوکل جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ مرفہ الحال کے واسطے زمیندار خاندان میں رشتہ کی ضرورت ہے۔ فوت شدہ بیوی سے ایک لڑکی شادی شدہ ہے۔

رفیق علی۔۔۔۔ احمدی ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر مہاجر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

ٹریڈ مارکس

فون نمبر — ۴۴۶۷

پیٹنٹ ڈیزائن اور فرم رجسٹرڈ کروانے کے لئے گورنمنٹ ٹریڈ مارکس رجسٹریشن ایجنٹس:۔ میاں ایم اسمٰعیل ۴۵ مال روڈ لاہور کو لکھئے

گڑ کی نقل و حرکت پر کوئی پابندی نہیں

کراچی ۲۴ مئی:۔ عوام کی توجہ وزارت غذا، زراعت و صحت کے اعلان نمبر ٹی۔ وائی/۴۹/۴۸ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۴۸ء کی طرف منعطف کرائی جاتی ہے جس کے ذریعہ پاکستان میں گڑ کی نقل و حرکت پر سے پابندیاں ہٹالی گئی تھیں گو پاکستان کے ایک صوبہ سے دوسرے میں جن میں مشرقی پاکستان اور پاکستان میں شامل ہونے والی ریاستیں شامل ہیں بھیجا جا سکتا ہے لیکن گڑ کی پاکستان سے برآمد ممنوع ہے۔

تریاق اٹھرا:۔ ایک شیشی ۲/۸ مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے۔ فہرست مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نور الدین رضؓ جودھامل بلڈنگ لاہور

نرینہ اولاد گولیاں:۔ (مولانا نور الدین رضؓ) فی کورس پندرہ ۱۵ روپے:۔ میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز:۔ گوجرانوالہ

دنیائے عرب کے سماجی مسائل

بیروت ۲۴ مئی۔ دنیائے عرب کے سماجی مسائل پر منطقائی کانفرنس میں اقوام متحدہ کے نمائندے۔ مصر کے ڈاکٹر عباس نے یہاں ایک کانفرنس میں بتایا کہ اس کانفرنس کا مقصد تمام عالم اور خصوصاً مشرق وسطیٰ میں معیار زندگی بلند کرنا ہے۔ یہ کانفرنس پندرہ اگست کو لبنان میں ہو رہی ہے۔ عرب ریاستیں۔ عرب لیگ کا سکریٹری جنرل اور مقامی جماعتیں اس میں حصہ لیں گی۔ اب لبنانی رکن صدر منتخب کیا جائے گا۔

عرب مہاجرین کا مسئلہ بھی قابل غور مسائل میں سے ایک ہوگا۔ یہ کانفرنس اپنی سفارشات عرب لیگ اور اقوام متحدہ کو بھیجے گی (اسٹار)

محصول پر سمجھوتہ ملتوی ہوگیا

بغداد ۲۴ مئی۔ ڈائریکٹر آف کسٹم السید علی جعفر نے اسٹار کو بتایا کہ عراق اور شام کے مابین محصول پر سمجھوتہ جو اس ماہ کے اوائل میں عراقی سرحد پر نافذ ہونے والا تھا ملتوی ہو گیا ہے۔ (اسٹار)

پالیمنٹری امور کے لئے نیا شعبہ

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ وزیر برائے پارلیمنٹری امور کے ماتحت ایک پارلیمنٹری شعبہ قائم کر دیا گیا ہے

یہ شعبہ وزارت قانون سے حکومت کے چیف وہپ اور دوسرے پارلیمنٹری امور کا کام اپنے ذمہ لے گا۔ (اسٹار)

جاپان کے لئے ہندوستانی کوئلہ

نئی دہلی ۲۴ مئی وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے کہا کہ ہندوستان نے جاپان کو ماہ مئی میں آٹھ ہزار ٹن اور ماہ جون میں چوبیس ہزار ٹن کوئلہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ گذشتہ چھ مہینوں میں تیس ہزار ٹن کوئلہ جاپان کو بھیجا جا چکا ہے (اسٹار)

اسرائیل اور لبنان کے درمیان سمجھوتہ کی اطلاع کی تردید

بیروت ۲۴ مئی۔ شعبہ تحفظ عامہ کے ڈائریکٹر نے ایک بیان میں اسٹار کو بتایا کہ یہودیوں کی اڑائی ہوئی ان اطلاعات میں کوئی صداقت نہیں ہے کہ لبنان اور یہودی حکام میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے تحت یہودی خاندانوں کو لبنان سے "اسرائیل" جانے کی اجازت دے دی گئی ہے انہوں نے اس کی تردید بھی کی کہ چار سو خاندان یہودیوں کے فرانس روانہ ہو چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت لبنان پانچ غیر پسندیدہ یہودیوں کو واپس وطن بھیجنے پر راضی ہو گئی تھی۔ یہ ناممکن تھا کہ ان کو یہاں رہنے دیا جائے۔ کیونکہ وہ "اسرائیل" کے لئے کام کر رہے تھے۔ (اسٹار)

قحط زدہ سوڈانیوں کے لئے امداد

خرطوم ۲۴ مئی۔ حکومت سوڈان کے سول سکرٹری نے قحط زدہ عوام میں سرکاری اور پرائیویٹ عطیات کی تقسیم اور نگرانی کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ اس کمیٹی میں تمام فرقوں اور جماعتوں کو نمائندگی دی گئی ہے۔

السید علی المرغانی قحط زدہ علاقوں کے دورے پر روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے پیروؤں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنا ایک وقت کا کھانا نہیں کھائیں گے اور یہ کھانا کسی بھوکے کو کھلا دیں گے (اسٹار)

شامی کاشتکاروں کو امدادی رقم

دمشق ۲۴ مئی۔ وزارت زراعت و اقتصادیات بارہ کروڑ فرانک کی امدادی رقم سے شامی کسانوں کی امداد کرے گی۔

یہ رقم زراعتی اور صنعتی مشین درآمد کرنے پر خرچ کی جائے گی۔ (اسٹار)

ہاتھی دانت کا شوربہ

لندن ۲۴ مئی۔ لندن کے ایک باشندے ولیم ایلس کا ایک پسندیدہ کھانا ہاتھی دانت کا شوربہ ہے۔ ان کا خاندان تین پشتوں سے ہاتھی دانت سے بلیئرڈ کی گیندیں تیار کرتا ہے۔ گیندیں بناتے وقت جو برادہ گرتا ہے۔ یہ شوربہ اس سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کے پکانے کی ترکیب یہ ہے کہ برادے کو ایک برتن میں رکھو اور اس میں پانی بھر دو اور چھ گھنٹے تک اسکو آہستہ آہستہ پکنے دو اور پھر اس کو چھان کر استعمال کرو۔

ولیم ایلس کا کہنا ہے کہ اس کا مزا کچھوے کے شوربے کے مزے سے ملتا ہے (اسٹار)

نئی دہلی ۲۴ مئی ہندوستان میں حبشہ کے وزیر اپنی بیوی اور دو بچوں کی معیت میں بمبئی سے نئی دہلی پہنچے ہیں۔ (اسٹار)

پٹنہ میں ٹریکٹروں کی مرمت کا کارخانہ

پٹنہ ۲۴ مئی۔ تقریباً اسی ٹریکٹر اور بلڈوزر بہار میں دس ہزار ایکڑ بنجر زمین کو کھود رہے ہیں۔ تاکہ غذا کی پیداوار بڑھائی جا سکے کہا جاتا ہے کہ آئندہ پانچ سے چھ سال کے عرصے میں پانچ لاکھ ایکڑ زمین کو کاشت کے قابل بنانے کا یہ پہلا دور ہے۔ ایک سال کے لئے قریباً ایک لاکھ ایکڑ کی حد مقرر کی گئی ہے۔

ٹریکٹروں اور بلڈوزروں کو کام کے قابل رکھنے کے لئے حکومت پٹنہ میں ٹریکٹروں کی مرمت کا مرکزی کارخانہ قائم کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ اس کارخانے میں موبائل یونٹ بھی ہوں گے۔ جو فوری ضرورت کے وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ آ جا سکیں گے۔ یہ متحرک ڈبے بذات خود ایک چھوٹی موٹی ورکشاپ ہوں گے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا میں ولندیزی فوجیں

کینبرا ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ آسٹریلیا اور ہالینڈ کی حکومتوں کے درمیان اس وقت جاوا میں موجودہ ۵ ہزار ولندیزی فوجوں کو آسٹریلیا میں آباد کرنے کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مسئلہ انڈونیشیا کے تصفیہ کے انتظار میں یہ آباد کاری کی ہوئی ہے۔ ورنہ گفت و شنید مکمل ہو چکی ہے

آسٹریلیا کی حکومت انہیں تارک وطن کی حیثیت سے بسانے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ وہ ۴۰ سال سے زیادہ عمر کے نہ ہوں اور آسٹریلوی فوجیں انہیں ٹھہرانے اور کام دینے کی ضمانت دیں۔ ولندیزی انہیں آسٹریلیا پہنچانے کا خرچ دیں گے (اسٹار)

تاریخی ریکارڈ کا کمیشن

نئی دہلی ۲۴ مئی۔ حکومت ہند نے آسام کے پبلک انسٹرکشن کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر مسٹر راجکھوا کو ہندوستان کا معمولی رکن مقرر کیا ہے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ان کا انتخاب ڈاکٹر پی۔ کے ککاٹی کی جگہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ سبکدوش ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

شام و لبنان کی تنازعہ

بیروت ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ لبنان میں مصری نمائندوں نے شام کے وزیر اعظم کرنل حسنی الزعیم سے شام و لبنان کی نزاع کا تصفیہ کرانے کی کوشش کے سلسلہ میں ملاقات کی موجودہ کشیدگی کے باوجود لبنان نے شام کی اس درخواست کو منظور کر لیا ہے کہ لبنان میں شام کے جو ملاح کام کر رہے ہیں انہیں لبنانی ملاحوں کے برابر حقوق دیئے جائیں۔

شام کے وزیر خارجہ نے ایک پیغام میں لبنانی وزیر خارجہ کا شکریہ ادا کیا ہے۔ (اسٹار)

تعلیم سے بے توجہی تباہی مول لینے کے مترادف ہے

پریس کانفرنس میں مسٹر امیر الدین قدوائی کی تقریر

— اسٹاف رپورٹر سے —

لاہور ۲۴ مئی۔ گذشتہ سال ایک ہلاکت آفرین انقلاب کی بدولت ہماری ایک نسل تو تباہی کی نذر ہو گئی۔ اب بچوں کی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کی وجہ سے دوسری نسل بھی برباد ہوتی دکھائی دے رہی ہے۔

یہ ہیں وہ الفاظ جو یوپی مسلم لیگ کے سابق سکرٹری مسٹر امیر الدین قدوائی نے کل ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہے۔ انہوں نے تعلیم سے بے توجہی پر حد درجہ افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ اگر اپنے ہی ہاتھوں ایک نسل جہالت کا شکار ہو کر تباہ ہو گئی تو پھر وہ جن پر کہ اس تباہی کی تمام ذمے واری عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک ضرور جواب دہ ہوں گے۔ پوری ایک نسل کا ہماری اپنی غفلت کی وجہ سے تباہی کی نذر ہو جانا پاکستان کی ترقی کو سینکڑوں سال پیچھے ڈال دے گا۔ اور یہ ایک ایسا جرم ہوگا کہ جسے نہ قوم معاف کرے گی اور نہ خدا کبھی ہمارے ہیں درگذر سے کام لے گا۔

مسٹر قدوائی نے تعلیم کی اہمیت پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ مغربی پنجاب کے ہر شہر کی آبادی قیام پاکستان کے بعد سے پہلے کی نسبت کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ لیکن سکولوں کی تعداد پہلے کی نسبت کم ہو گئی ہے حالانکہ چاہیئے یہ تھا کہ سکولوں کی تعداد میں بھی اس نسبت سے اضافہ ہوتا یہ صورت حال بتا رہی ہے کہ تعلیم کا خاطر خواہ انتظام نہیں ہے اور اسطرف کماحقہ توجہ نہیں دی گئی ہے۔

مسلم لیگ کی روش پر بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مسٹر قدوائی نے کہا۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ میں سے صوبہ مسلم لیگ کو ۷ لاکھ روپیہ دیا گیا تھا لیکن مہاجرین کی بحالی اور بہتری پر اسے خرچ نہیں کیا گیا۔

مسٹر قدوائی انجمن مہاجرین کے ترجمان کی حیثیت سے تقریر کر رہے تھے۔ چنانچہ اس ضمن میں انہوں نے شاہ عالمی کے علاقے کو مہاجرین سے خالی کرانے کی سکیم کی بھی سخت مخالفت کی اور بتایا کہ شہر کو جنت نشان بنانے سے بیشتر اہالیان شہر کی حالت کو سدھارنا اور انہیں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانا نہایت ضروری ہے اور اگر شاہ عالمی گیٹ کو خالی کرائے بغیر امپروومنٹ ٹرسٹ کا گذارہ نہیں ہو سکتا تو پھر حق اور انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ پہلے اس علاقے کے رہنے والوں اور دوکانداروں کے لئے متبادل رہائش اور کاروبار کا انتظام کیا جائے۔ اور پھر آبادی کے انخلاء کا سوال اٹھایا جائے۔